فقہ واجتہاد

مفتی شعیب عالم

جدید طریقۂ تصویر سازی کا حکم

دورِ جدید میں 'ڈیجیٹل سسٹم' کے نام سے ایک نیا نظام متعارف ہوا ہے۔ یہ نظام اپنی فنی تکنیک میں سابقہ تصویری نظام سے قدرے مختلف ہے، کیونکہ پرانے نظام میں پہلے کیمرے کے ذریعے کسی منظر کا عکس لے کر ریل پر محفوظ کیا جاتا تھا اور پھر اسے کیمیائی عمل سے گذارا جاتا اور پھر کسی پردے یا کاغذ وغیرہ پر تصویر کو حاصل کیا جاتا تھا۔ جب کہ اس نئے نظام میں کسی منظر کی روشنیوں کو ہندسوں کی صورت میں محفوظ کرلیا جاتا ہے اور پھر اس محفوظ شدہ معلومات کی مدد سے نئی روشنیاں پیدا کر کے اصل جیسا منظر پیدا کیا جاتا ہے۔

قدیم اور جدید نظام کا فرق

کوئی بھی کیمرہ ہو، خواہ ڈیجیٹل ہو یا نان ڈیجیٹل؛ تصویر کشی کرتے وقت پہلے مرحلے میں شبیہ حاصل کی جاتی ہے، جب کہ دوسرے مرحلے میں محفوظ کی جاتی ہے اور تیسرے مرحلے میں اسکرین یا پردے پر ظاہر کی جاتی ہے۔ گویا حصولِ شبیہ، حفظِ شبیہ اور اظہارِ شبیہ ان تین مراحل سے گذر کر تصویر مکمل ہوتی ہے۔

ڈیجیٹل کیمرہ ہو یا روایتی کیمرہ، شبیہ حاصل ہونے کا بنیادی سائنسی اُصول آج بھی وہی ہے جو اوّلین کیمرے کی ایجاد کے وقت تھا، اس میں سرمو فرق نہیں آیا۔ البتہ وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ طریقۂ حفاظت میں یہ تبدیلی آئی ہے کہ پرانے طریقہ تصویر سازی میں عکس لے کر اسے فیتے پر نقش کر کے محفوظ کیا جاتا تھا، جب کہ ڈیجیٹل سسٹم میں کیمرے میں داخل ہونے والی روشنیوں کا علم اعداد کی صورت میں محفوظ کرلیا جاتا ہے اور پھر جس طرح کی روشنیوں کو بصورتِ اعداد محفوظ کرلیا گیا ہو، اسی طرح کی نئی روشنیاں پیدا کی جاتی ہیں۔ یہ روشنیاں جب اسکرین پر جمع ہوتی ہیں تو ان کے اجتماع سے اسکرین پر تصویر نظر آتی ہے۔

www.KitaboSunnat.com

اب تک جو کچھ بیان ہوا،اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ڈیجیٹل تکنیک کے ذریعے پہلے ہندسوں کی صورت میں ڈیٹا (معلومات) محفوظ کی جاتی ہیں اورپھران معلومات کی مدد سے اصل کے مشابہ شکل وجود میں لائی جاتی ہے۔

حکم: ☆ ہماری تحقیق کے مطابق ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کے تحت بنائے گئے مناظر کو 'تصاویر' کہا جائے گا،جس کی وجوہات درج ذیل ہیں:

شریعت کا منشا جاندار کی شبیہ محفوظ کرنے سے روکنا ہے، یہی 'مناط' اور علت ہے۔کیونکہ طویل انسانی تاریخ بتلاتی ہے کہ یہی چیز فتنے کا باعث بنتی ہے۔ ڈیجیٹل سسٹم میں بھی شبیہ کو محفوظ کرنے کی قباحت پائی جاتی ہے۔

تصویرسازی کی روح اصل کی نقل و حکایت اور اصل جیسا منظر پیش کرنا ہے،انسانی تاریخ میں اس مقصد کے حصول کے لئے مختلف طریقے استعمال کئے گئے، ان طریقوں میں سے ڈیجیٹل سسٹم اب تک کی سب سے ترقی یافتہ اور اعلیٰ شکل ہے۔گویا نظام نے ترقی کی ہے، آلات کی شکلیں بدلی ہیں،طریقہ کار مختلف ہوا ہے،لیکن بنیادی حقیقت اورمرکزی نقطہ اب بھی وہی ہے کہ اصل کی مانند منظر پیش کیا جائے۔

نئے اور پرانے نظام میں فرق صرف طریقۂ حفاظت کا ہے،تصویر سازی کی روح اور حقیقت دونوں میں مشترک ہے۔ جب پرانے نظام کے تحت بنائے گئے مناظر کو اکابر نے تصویر قرار دیا تو جدید نظام کے تحت بنائے گئے مناظر کو بھی 'تصویر' کہا جائے گا، کیونکہ جب حقیقت میں دونوں مشترک ہیں تو حکم میں بھی دونوں کومشترک ہونا چاہیے۔

ڈیجیٹل مناظر کے پس پشت بھی تصویرسازی کے جذبات اورمحرکات ہیں اورنتائج ومقاصد کے حصول میں بھی ڈیجیٹل نظام پرانے طریقہ کار کے برابر ہے بلکہ اس سے کہیں بڑھ کر ہے۔ اس لئے دونوں نظاموں کے تحت بنائے گئے مناظر کوتصویر کہا جائے گا۔

عرف ایک دلیل شرعی ہے، کیونکہ اجماعِ عملی کی ایک قسم ہے۔عام لوگ اپنی بول چال میں کمپیوٹر، ٹی وی اورموبائل پر ظاہر ہونے والی شکلوں کوتصویر کہتے اور سمجھتے ہیں۔شریعت نے

www.KitaboSunnat.com

عرفِ متفاہم کو حجت قرار دیا ہے، اس لئے عام عرف کو دیکھتے ہوئے یہ مناظر بھی 'تصویر' کہلائیں گے۔ یہ ایک بدیہی حقیقت ہے اور اس کا انکار بداہت کا انکار ہے!

عرف کی طرف رجوع کی ضرورت اس بنا پر ہے کہ جاندار کی تصویر کی حرمت تو ہے، مگر تصویر ہے کیا؟...... شریعت نے تصویر کی کوئی نپی تلی تعریف نہیں کی ہے۔ ایسے اُمور جن کی شریعت نے تحدید و تعیین نہ کی ہو، ان میں عرف کو دیکھا جاتا ہے اور عرف میں ٹی وی/ مانیٹر وغیرہ پر ظاہر ہونے والی شبیہ کو 'تصویر' ہی کہا جاتا ہے اور عوام وخواص دونوں ہی اسے تصویر ہی سمجھتے ہیں۔

کتبِ لغت کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ تصویر کی حقیقت اصل کے مشابہ ہیئت اور شبیہ بنانا ہے۔ تصویر کی یہ حقیقت جدید ڈیجیٹل سسٹم میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہے کہ تصویر پر حقیقت کا اور نقل پر اصل کا گمان ہوتا ہے۔

اس دلیل کا حاصل یہ ہے کہ لغت کی رو سے ڈیجیٹل تصویر، تصویر ہی ہے۔ اگر کسی صاحب علم کو اسے لغت کی رو سے تصویر کہنے میں تامل ہو تو کوئی حرج نہیں، ہمارا استدلال پھر بھی قائم رہتا ہے۔ پہلے گذر چکا کہ عرف میں ٹی وی، مانیٹر اور موبائل پر ظاہر ہونے والی شکلوں کو تصویر سمجھا جاتا ہے اور جب لغت اور عرف میں ٹکراؤ ہو تو پلہ عرف کا بھاری رہتا ہے۔ عرف کو لغت پر فوقیت حاصل ہے۔ اُصولِ فقہ کے علما نے تو یہ بھی صراحت کی ہے کہ قیاس کے ذریعے تو لغت کا اثبات جائز نہیں، مگر عرف کے ذریعے جائز ہے۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ از روے لغت بھی ڈیجیٹل طریقے کے مطابق بنایا گیا منظر 'تصویر' ہے۔

امریکہ میں ایک شخص پر اس بنا پر فردِ جرم عائد کی گئی کہ اس نے بچوں کی کچھ فحش ڈیجیٹل تصاویر محفوظ کر رکھی تھیں، اور کچھ کو بذریعہ کمپیوٹر نشر کر دیا تھا۔ ملزم نے اعلیٰ عدالت میں اپیل کی اور یہ عذر پیش کیا کہ ایسی تصاویر قانون کی رو سے ممنوع تصاویر نہیں، لیکن عدالتِ اپیل نے اس کا یہ موقف مسترد کیا اور اپنے فیصلے میں 'کمپیوٹر تصاویر' کو تصویر ہی قرار دیا۔

☆ علاوہ ازیں اسکرین پر جو صورت نمودار ہوتی ہے وہ یا تو عکس ہے یا تصویر ہے، لیکن

www.KitaboSunnat.com

اسے عکس کہنا درست نہیں کیونکہ:

الف) عکس صاحبِ عکس کے تابع ہوتا ہے۔جب کہ ڈیجیٹل تصویر ایک مرتبہ بننے کے بعد اصل کے تابع نہیں رہتی، یہی وجہ ہے کہ جو لوگ مرکھپ گئے ہیں، ان کی تصویریں دیکھنا آج بھی ممکن ہے۔جب کہ عکس صاحبِ عکس کے ہٹتے ہی غائب ہوجاتا ہے۔

ب) عکس کی حقیقت یہ ہے کہ کسی چیز پر جو روشنی پڑتی ہے، وہی روشنی اپنی حالت کو برقرار رکھتے ہوئے ہماری آنکھوں تک پہنچتی ہے۔ جب کہ ڈیجیٹل سسٹم کے تحت تصویر سازی کرتے وقت روشنیوں کو برقی لہروں میں بدل دیا جاتا ہے، یہ لہریں رموز کی صورت میں پوشیدہ رہتی ہیں اور جب منظر کے اِظہار کا وقت آتا ہے تو انہی رموز کی مدد سے کم وبیش قوت کی نئ برقی لہریں پیدا کی جاتی ہیں اور اصل منظر کے مشابہ منظر وجود میں لایا جاتا ہے۔

اس تجزیئے سے واضح ہوا کہ ڈیجیٹل سسٹم کے تحت جو روشنی ہماری آنکھوں تک پہنچتی ہے، وہ روشنی اصل منظر پر پڑ کر منعکس ہونے والی روشنی نہیں ہوتی اور نہ ہی وہ روشنی اپنی حالت پر برقرار رہتی ہے۔اس لئے ڈیجیٹل سسٹم کے تحت بنائے گئے مناظر میں اور عکس میں فنی وجوہ سے فرق ہے، ایسے مناظر کو عکس کہنا درست نہیں۔

ج) جس طرح کی تصویر سازی جس زمانے میں رائج تھی، فقہا نے اسی کے مطابق تصویر کی تعریف کی ہے۔فقہا کی تعریفات کا قدرِ مشترک یہی ہے کہ اصل منظر جیسی شبیہ بنانا تاکہ اصل کا تصور حاصل ہو جائے۔ لہٰذا اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے جو بھی طریقہ کار اختیار کیا جائے گا یا جو بھی آلات استعمال کئے جائیں گے، اس سے حکم شرعی میں کوئی فرق نہیں پڑے گا، کیونکہ آلات اور ذرائع غیر مقصود ہوتے ہیں۔

☆ کمپیوٹر پہلے پہل صرف حساب وکتاب کے لئے ڈیزائن کیا گیا تھا، خود کمپیوٹر کا مطلب بھی حساب کتاب یا گننا وشمار کرنا ہے۔یہی وجہ ہے کہ کافی عرصے تک کمپیوٹر کا ماحول تحریر Text رہا یعنی ہم کمپیوٹر پر صرف اَعداد وحروف ہی دیکھ سکتے تھے۔مگر جب سے Windows کے پروگرام آئے ہیں، کمپیوٹر، آواز اور تصویر کی رنگ برنگی دنیا میں پہنچ گیا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

سوال یہ ہے کہ کمپیوٹر پر تحریر ہو یا تصویر، دونوں روشنی کے چھوٹے چھوٹے نکات کا مجموعہ ہیں۔ اور دونوں کی پائیداری اور ناپائیداری یکساں ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ کمپیوٹر اور موبائل پر لکھی جانی والی تحریر تو تحریر ہے، مگر ٹی وی اور موبائل پر بنائی جانے والی تصویر، تصویر نہیں!

ایک شخص اپنی بیوی کو بذریعہ 'ایس ایم ایس' یا 'ای میل' طلاق بھیجتا ہے تو کوئی بھی فقیہ اس کی تحریر کو پانی یا ہوا پر لکھی جانے والی تحریر قرار دیکر غیر مؤثر نہیں کہتا۔

اس مثال سے یہ نقطہ بھی خوب واضح ہوگیا کہ جس طرح پرانے زمانے میں کتابت کے لئے کاغذ، لکڑی، چمڑا، اور ہڈی وغیرہ ٹھوس اشیا استعمال ہوتی تھیں اور آج کمپیوٹر اور موبائل پر بھی تحریر لکھی جاتی ہے، اسی طرح زمانۂ قدیم میں کاغذ، دیوار یا کپڑے وغیرہ ٹھوس اشیا پر تصویر بنائی جاتی تھی اور آج ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کے تحت ٹی وی اور موبائل پر بھی بنائی جاتی ہے۔

خلاصۂ بحث یہ ہے کہ ڈیجیٹل سسٹم کے تحت بنائی گئی شبیہ بھی تصویر ہے اور اس پر تصویر کے احکام جاری ہوں گے۔ تفصیلی دلائل، ماہرین کی آرا اور کتب کے حوالہ جات کے لئے دار الافتا جامعہ علوم اسلامیہ، بنوری ٹاؤن کراچی کا رسالہ (زیر طبع) 'ڈیجیٹل سسٹم کے تحت بنائے گئے مناظر کا شرعی حکم' ملاحظہ کیجئے۔

مروجہ اسلامی بینکاری اور تصویر کے بارے میں ملک بھر کے جید علما کرام اور مفتیانِ عظام کا متفقہ فتویٰ

گزشتہ چند سالوں سے اسلامی شرعی اصطلاحات کے حوالے سے رائج ہونے والی بینکاری کے معاملات کا قرآن وسنت کی روشنی میں ایک عرصے سے جائزہ لیا جارہا تھا اور ان بینکوں کے کاغذات فارم اور اُصولوں پر غوروخوض کے ساتھ ساتھ اکابر فقہا کی تحریروں سے بھی استفادہ کیا جاتا رہا تھا۔

بالآخر اس سلسلے میں حتمی فیصلے کے لئے ملک کے چاروں صوبوں کے اہل فتویٰ علماے کرام کا ایک اجلاس مورخہ ۲۸؍اگست ۲۰۰۸ء مطابق ۲۵؍شعبان المعظم ۱۴۲۹ھ بروز جمعرات حضرت شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان دامت برکاتہم کی زیرصدارت جامعہ فاروقیہ کراچی میں

www.KitaboSunnat.com

منعقد ہوا۔ اجلاس میں شریک مفتیانِ عظام نے متفقہ طور پر یہ فتویٰ دیا کہ اسلام کی طرف منسوب مروّجہ بینکاری قطعی غیر شرعی اور غیر اسلامی ہے۔ لہٰذا ان بینکوں کے ساتھ اسلامی یا شرعی سمجھ کر جو معاملات کیے جاتے ہیں، وہ ناجائز اور حرام ہیں اور ان کا حکم دیگر سودی بینکوں کی طرح ہے۔

اس اجلاس کے شرکا نے اس بات پر بھی اتفاق کا اظہار کیا کہ جدیدیت کی رو میں بہہ کر تصویر کی حرمت کا حکم نہیں بدلا جاسکتا ہے۔ جان دار کی تصویر کی جتنی اور جو شکلیں اب تک متعارف ہوئی ہیں، عرف وعادت، لغت اور شرعی نصوص کی رو سے وہ سب تصویر کے حکم میں ہیں۔ آلاتِ صنعت وحرفت کے بدلنے سے تصویر کے شرعی احکام نہیں بدلتے۔ اس لئے جو حکم شریعت میں تصویر کا منقول ہے، تصویر کی تمام شکلیں اس حکم کے تحت داخل ہیں۔ اس لئے تصویر کی اباحت اور جواز کا راستہ اختیار کرتے ہوئے کسی قسم کے ٹی وی چینل کا اِجرا یا علماے کرام کا ٹی وی پر آنا اور اسے تبلیغ دین کی ضرورت کہنا اور سمجھنا شریعت کی خلاف ورزی ہے اور جدیدیت واباحیت کی ناجائز پیروی ہے۔

مسلمانوں پر واجب اور لازم ہے کہ دیگر حرام اور خلافِ شرع اُمور کی طرح ان سے بھی بچنے کا بھرپور اہتمام فرمائیں۔

دستخط کرنے والے مفتیانِ عظام

① حضرت شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان صاحب، جامعہ فاروقیہ، کراچی

② حضرت مولانا مفتی غلام قادر صاحب، دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، سرحد

③ حضرت مفتی حمید اللہ جان صاحب، جامعہ اشرفیہ لاہور، پنجاب

④ مولانا مفتی احتشام اللہ آسیا آبادی، جامعہ رشیدیہ آسیا آباد، تربت مکران بلوچستان

⑤ حضرت مولانا مفتی عبدالمجید دین پوری صاحب، جامعہ علومِ اسلامیہ، بنوری ٹاون کراچی

⑥ حضرت مولانا مفتی سعد الدین صاحب، جامعہ حلیمہ لکی مروت، سرحد

⑦ حضرت مولانا مفتی عبداللہ صاحب، جامعہ خیر المدارس ملتان، پنجاب

www.KitaboSunnat.com

⑧ حضرت مولانا گل حسن بولانی صاحب، جامعہ رحیمیہ سرکی روڈ کوئٹہ، بلوچستان

⑨ حضرت مولانا مفتی زرولی خان صاحب، جامعہ احسن العلوم گلشن اقبال، کراچی

⑩ حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری صاحب، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، کراچی

⑪ حضرت مولانا مفتی حامد حسن صاحب، دار العلوم کبیر والا، پنجاب

⑫ حضرت مولانا مفتی روزی خان صاحب، دار الافتاء ربانیہ کوئٹہ، بلوچستان

⑬ حضرت مفتی حبیب اللہ شیخ صاحب، جامعہ اسلامیہ کلفٹن، کراچی

⑭ مولانا مفتی عبد القیوم دین پوری صاحب، دار الافتاء، مجلس تحفظ ختم نبوت، کراچی

⑭ حضرت مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب، جامعہ خلفاے راشدین کراچی

⑮ مفتی ڈاکٹر عبدالواحد صاحب، جامعہ مدنیہ لاہور، پنجاب ودیگران

www.KitaboSunnat.com